



اسلام آباد  
راولپنڈی

# جینا

روزنامہ

ایڈیٹر انچیف  
محسن جمیل بیک

جلد 18 | بدھ 20 محرم الحرام 1442ھ | 9 ستمبر 2020ء | 25 مہادوں 2077 پ صفحہ 8 قیمت 20 روپے | شمارہ 247

دادی، بہن بھائی، چاچے ماسے، خالائیں اور پھوپھیاں موجود ہوتی ہیں۔ اسی لیے اسلام نے خوبی رشتہ داروں کے بھی حقوق بیان فرما دیے ہیں۔ خاتم النبیین رسالت مآب حضرت ﷺ نے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا درس دیا ہے۔ آپ ﷺ اپنے رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسینؑ اور امام حسنؑ سے محبت مثالی تھی۔ آپ ﷺ اپنے دادا اور اپنے چچا سے بے پناہ قربت رکھتے تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پیچھے پر جان چھاد کر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آپس میں تعارف دیا کرو، ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ ہمیں ہمارا میڈیا بھائی کو خالم دکھاتا ہے، ماں کو جانبدار دکھاتا ہے اور باپ کو لائق۔ بہنوں کو سازشی اور بیٹوں بیٹیوں کو خود سرتنایا جاتا ہے۔ یہ سب ایک منصوبے کے تحت ہو رہا ہے۔ خاندان سے ہزار کر کے خدائی ٹوٹ کر توڑنے کی سازش ہے۔ مقدس رشتوں کو مٹھوک بنانا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ رشتوں کو سنہالیں۔ اگر رشتہ دار کھلی زیادتی بھی کر رہے ہیں تو بھی برداشت کریں۔ معاملات بہت گبڑنے لگیں تو خاموشی اختیار کر لیں۔ کسی خوف کے سبب کے نہیں بلکہ اپنے رب کی رضا کی خاطر۔ ورنہ یہ رشتے ٹوٹ جائیں گے۔ ہمارا رب بھی ناخوش ہوگا اور ہم تمہاریوں کے گھپ امدادوں میں گم ہوتے جائیں گے۔



www.drmurtazamughal.org

فکر  
فردا  
ڈاکٹر  
مurtaza Mughal

اپنا کوئی نہیں۔ ہمدردی کے دو بول میسر نہیں۔ دورا یکدوسرے سے بہت دور۔ اپنی اپنی زندگی میں اپنی اپنی مرضی۔ آزادی اور بے سمت آزادی۔ خاندانی نظام کی جگہ ریاست نے لی لیکن ریاست تو ایک مشین کے طور پر کام کرتی ہے وہ ماں باپ کا نعم الملہل کیسے ہو سکتی ہے۔ امدادی ادارے بہن بھائی کی اپنائیت کہاں سے لائیں۔ آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ آسٹریلیا میں لوگوں کو تجمانی کے سبب پیدا ہونے والی نفسیاتی پریشانیوں سے چھٹکارا دلانے کیلئے کورونامہ کے علاوہ کروڑوں ڈالر مختص کرنا پڑے ہیں۔ یاد رہے کہ آسٹریلیا جو انتہائی خوشحال اور پرامن ملک سمجھا جاتا ہے وہاں ڈیپریشن سے ہر سال ساڑھے تین ہزار نوجوان خود کشیاں کرتے ہیں۔ ایک امداد سے کھٹاپن اس سال خود کشیوں کی تعداد گئی ہو جائے گی۔ کیونکہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی دکھ پائنے والا نہیں۔ کوئی بغیر لالچ کے قریب آنے پر تیار نہیں۔

خاندانی نظام کی بنیاد ایک جگہ رہنا نہیں بلکہ رشتوں کا احساس ہے۔ ایک دوسرے کا سہارا

جنہیں ان کے بہن بھائیوں اور عزیز واقارب نے سنبھالا۔ حالانکہ شروع شروع میں حکومت کی طرف سے بہت سختی کی گئی تھی۔ کورونا کے مریض کو اچھوت سمجھ کر سرکاری ہسپتال میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بہن بھائی اور ماں باپ ہی تھے جو پارش اور دھوپ میں وارڈ کے باہر کھڑے رہتے تھے اور ڈاکٹروں سے التجائیں کرتے تھے کہ ایک بار ان کو اپنے مریض کو دیکھ لینے دیں۔ جب ادویات کی فراہمی عام ہو گئی تو گھر والوں نے اپنے مریض کو گھر میں ہی آسولیٹ کیا اور انہوں نے مریض کو نفسیاتی طور پر بے سہارا نہیں ہونے دیا۔

آزمائش کے دوران ہمدردی کے دو بول ہی بہت بڑا نفسیاتی سہارا بن جاتے ہیں۔ پاکستان میں تو بہن بھائی ہر طرح کا خطرہ مول لیکر اپنے پیاروں کا سہارا بن جاتے ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا تجربہ ہوا ہے۔ میں بھی کورونا کا لاکھڑا ہوا اور گھر میں صاحب فرمائش ہو گیا۔ لیکن میرے بیوی بچوں نے مجھ سے دوری اختیار نہیں کی۔ میری چھوٹی بیٹی نسا باپ تو میرے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی اور چلیلی پائیں کر کے ہنساتی رہتی تھی۔ اس کا اثر بیماری کیلئے میری قوت مدافعت پر پڑا۔ میں نفسیاتی طور پر مضبوط ہو گیا۔ دو اینٹی بائیوٹک شروع کر دیا اور میں صحت مند ہو گیا۔ یقین جانیں اگر گھر والے مجھے ایک کمرے میں پھینک کر دور ہٹ جاتے اور کھانا بھی کھڑکی سے پھینکتے تو میں مرض کیلئے شاک ہی لڑ پاتا۔ مغرب